45648 ـ غسل جنابت فرض ہونے کا علم نہیں تھا کیا اسے پہلی نمازوں کی قضاء کرنا ہو گی ؟

سوال

مجھے نماز کی ادائیگی کے لیے غسل جنابت کی فرضیت کا علم نہیں تھا، کیا میں نمازوں دوبارہ ادا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہر مسلمان مرد و عورت پر شرعی احکام کی تعلیم حاصل کرنا فرض ہے، اور خاص کر ان عبادات و احکام کی تعلیم ضروری ہے جن کا اللہ تعالی نے انہیں مکلف بنایا ہے، اور وہ انہیں ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے.

چنانچہ جس شخص کے پاس مال و دولت ہے اس کے لیے زکاۃ کے احکام جاننا واجب ہیں، اور جو شخص تجارت کرتا ہے اس کے لیے خرید و فروخت کے احکام کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے، اور سب کو صحیح اعتقاد اور جس چیز کا اسے مکلف کیا گیا ہے اس کی ادائیگی کے احکام سیکھنے لازم ہے.

اور اسی طرح طہارت و پاکیزگی اور نماز کے احکام تو ہر شخص کو جاننے چاہیں، اور پھر آج کے دور میں تو اللہ تعالی نے طلب علم بہت آسان کر دیا ہے کسی شخص کے لیے علم حاصل نہ کرنے کی کوئی دلیل اور حجت اور عذر باقی نہیں رہتا، صرف سستی اور کاہلی اور کوتاہی کی بنا پر علم حاصل نہیں کیا جاتا.

اور خاص کر اس معین مسئلہ: غسل جنابت کے فرض ہونے کا علم نہیں تھا، اور آپ اسی حالت میں نمازیں ادا کرتے رہے:

اس میں اہل علم کا کہنا ہے کہ: یہ عذر شمار ہو گا، چنانچہ آپ پر اس کی قضاء نہیں، لیکن آپ کو غسل کرنا ہو گا، اور جس نماز کے وقت میں آپ کو غسل جنابت کے حکم کا علم ہوا وہ نماز دوبارہ ادا کرنا ہو گی، اس میں انہوں نے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک اور شخص بھی مسجد میں آیا اور آکر سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمانے لگے:

جاؤ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تو نے نماز ادا نہیں کی.

چنانچہ وہ شخص گیا اور جا کر اسی طرح نماز ادا کی جس طرح پہلے ادا کی تھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمانے لگے:

جاؤ جا کر نماز ادا کرو تم نے نماز ادا نہیں کی، ایسا تین بار ہوا تو وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر مبعوث کیا ہے اس سے بہتر تو میں نہیں جانتا، چنانچہ آپ مجھے تعلیم دیں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوؤ تو تکبیر کہو اور پھر قرآن میں سے جو آسانی کے ساتھ پڑھ سکو پڑھو اور پھر رکوع کرو حتی کہ رکوع میں تم اطمنان کر لو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ حتی کہ اچھی طرح سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ میں تمہیں اطمنان ہو جائے، اور پھر سجدے سے اٹھو حتی کہ اطمنان کے ساتھ بیٹھ جاؤ ، اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (724) صحیح مسلم حدیث نمبر (367).

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہلی سب نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا، بلکہ صرف اس وقت کی حاضر نماز قضاء کرنے کا حکم دیا.

2 ـ عبد الرحمن بن ابزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایك شخص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا:

میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہیں ملا تو عمار بن یاسر عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہنے لگے:

کیا آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایك سفر میں تھے، آپ نے تو نماز ادا نہیں کی، لیکن میں نے مٹی میں الٹ پلٹ ہونے کے بعد نماز ادا کر لی، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تجھے صرف اس طرح ہی کافی تھا، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونك ماری اور پھر دونوں ہاتھوں کو چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (331) صحیح مسلم حدیث نمبر (368).

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کے وجوب کا علم نہ ہونے کی بنا پر نماز ادا نہ کی، اور عمار رضی اللہ تعالی نے تیمم کا صحیح طریقہ معلوم نہ ہونے کی بنا پر تیمم کے طریقہ کی مخالفت کی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو نماز قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

.... اور اس بنا پر اگر نص نہ پہنچنے کی بنا پر کوئی شخص طہارت ترک کر دے، مثلا اونٹ کا گوشت کھایا اور وضوء نہ کیا، اور پھر اسے نص کا علم ہو جائے اور اسے یہ واضح ہو جائے کہ وضوء کرنا واجب ہے، یا کوئی شخص اونٹوں کے باڑہ میں نماز ادا کر لے اور پھر اسے اس کے بارہ میں نص کا علم ہو: تو کیا اسے پچھلی نماز لوٹانا ہو گی ؟

اس میں دو قول ہیں، اور یہ دونوں امام احمد کی روایتیں ہیں.

اور اس کی نظیر یہ کہ: کوئی شخص اپنے عضو تناسل کو چھوئے اور نماز ادا کر لے، پھر اسے عضو تناسل چھونے سے وضوء واجب ہونے کا علم ہو.

ان سب مسائل میں صحیح یہ ہے کہ: نماز کا اعادہ نہیں ہو گا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے خطا اور بھول معاف کردی ہے، اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

ہم اس وقت تك عذاب نہیں دیتے جب تك رسول مبعوث نہ کر دیں .

اس لیے جسے کسی معین چیز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ پہنچے تو اس پر اس کے وجوب کا حکم ثابت نہیں ہوگا، اور اسی لیے جب عمر اور عمار رضی اللہ تعالی عنہما کو جنابت کی حالت پیش آئی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز ہی ادا نہ کی اور عمار رضی اللہ تعالی عنہ نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا.

اور اسی طرح جب ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کئی کئی روز جنابت کی حالت میں نماز ادا نہیں کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا.

اور جب ایك صحابی نے سیاہ رسی میں سے سفید رسی واضح ہونے تك سحری كھائی تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ كی قضاء كرنے كا حكم نہیں دیا.

اور اسی طرح بیت المقدس كی طرف چہرہ كر كے نماز ادا كرنے كا حكم منسوخ ہونے كا علم نہ ہونے والے صحابہ كرام كو اپنی نمازیں لوٹانے كا حكم نہیں دیا.

اس میں مستحاضہ عورت بھی شامل ہے كہ جب اس نے اس اعتقاد پر كئی روز تك نماز ادا نہ كی كہ استحاضہ بھی حیض ہے اور اس پر نماز فرض نہیں، چنانچہ اس كی قضاء میں دو قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے كہ وہ نماز نہیں لوٹائے گی ـ جیسا ك امام مالك وغیرہ سے منقول ہے ـ ؛ كیونكہ ایك استحاضہ والی عورت نے نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كو كہا تھا:

" مجھے بہت زیادہ اور سخت اور عجیب حیض آتا ہے جس نے مجھے نماز اور روزہ سے روك ركھا ہے "

چنانچہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مستقبل میں اس پر جو كچھ واجب ہوتا ہے اس كا حكم دیا، اور اسے پچھلی نمازوں وغیرہ كی قضاء كا حكم نہیں دیا تھا.

اور میرے نزدیك یہ بھی ثابت ہوا اور نقل كیا گیا ہے كہ: دیہات اور خانہ بدوش مرد و عورت میں ایسے بھی ہیں جو بالغ ہو چكے ہیں اور انہیں نماز فرض ہونے كا بھی علم نہیں.

بلكہ جب عورت كو كہا جاتا ہے كہ نماز پڑھا كرو، تو وہ جواب دیتی ہے میں بڑی اور بوڑھی ہو كر نماز ادا كر لیا كرونگی! اس كا یہ گمان ہوتا ہے كہ نماز تو بڑھاپے میں فرض ہوتی ہے.

اور صوفیوں اور پیروں كے مریدوں میں بھی بہت سے گروہ اور افراد ہیں جنہیں یہ بھی علم نہیں كہ ان پر نماز فرض ہے، چنانچہ اس قسم كے لوگوں پر صحیح یہی ہے كہ پچھلی نمازوں كی قضاء نہیں، چاہے یہ كہا جائے: وہ كافر تھے یا جہالت كی بنا پر معذور تھے .... "

دیكھیں: مجموع الفتاوی (21 / 101 ـ 102).

مزید تفصیل كے آپ سوال نمبر (21806) كے جواب كا مطالعہ كریں.

اور یہاں یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ:

اگر سائل ایسی جگہ ہے جہاں تعلیم کے اسباب متوفر ہیں اور اس نے کوتاہی کرتے ہوئے تعلیم حاصل نہیں تو اسے جنابت کی حالت میں بغیر غسل کیے ہوئے ادا کردہ نمازیں لوٹانا ہونگی، اگر وہ اتنی زیادہ نہ ہوں، لیکن اگر بہت زیادہ ہیں تو پھر حرج اور مشقت کی بنا پر ساقط ہو جائینگی.

کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اور اللہ تعالی نے تم پر دین میں کوئی تنگی اور حرج نہیں رکھا الحج (78).

واللہ اعلم .